مکاتیب

(۱)

مکرمی محمد عمار خان ناصر صاحب

السلام علیکم۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

ماہنامہ 'الشریعہ' کا قاری ہونے کے ناطے مجھے یہ لکھنے میں عار نہیں کہ یہ ماہنامہ اپنے نوجوان، توانا فکر کے حامل لکھاریوں کی بدولت قارئین کے لیے ہمیشہ Food for thought فراہم کرتا ہے، خاص کر میاں انعام الرحمٰن کا قلم ''فکر اسلامی کی تشکیل جدید'' کے حوالے سے نیک نیتی سے کوشاں ہے۔ ان کے افکار، خیالات، اسلوب تحریر سے اختلاف واتفاق پڑھنے والوں کا حق ہے مگر نوجوانی میں ان کا جذبہ صادق اور سعی مسلسل دعوت فکر ضرور دیتی ہے۔ ماہ جون کے شمارے میں ان کا مضمون ''دین اسلام کی معاشرتی ترویج میں آرٹ کی اہمیت'' اور جولائی کے شمارے میں ان کی فکر کے محاسبے پر مبنی تحریریں ہی ہیں جن پر میں انعام الرحمٰن کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔ فکری جمود کے تالاب میں ان کے افکار تازہ کے پھینکے پتھروں سے اٹھنے والی لہریں ہی ان کی کامیابی کا بڑا ثبوت ہیں۔ شہرت یافتہ مورخ ٹائن بی کے خیال میں رسپانس حقیقی چیلنج ہی کو ملتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ملت اسلامیہ کی تاریخ کے باطن میں علمی تقاضا پوشیدہ ہے جسے پورا کیے بغیر اس کے وجود اور اس کی حرکت تاریخ کو سمجھنا مشکل ہے۔ تہذیبوں کی تشکیل اور تعمیر میں ان کی جمالیات کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ فی زمانہ آرٹ کے متعلق ایک مصنوعی آفاقیت کا تصور رواج پا گیا ہے۔ جن معاشروں میں اس تصور خاص سے مطابقت رکھنے والی فنی ہیئتیں موجود ہیں، ان پر جمال کشی کا ٹھپہ فوراً لگا دیا جاتا ہے حالانکہ انسان کی تہذیبی فعلیت کی کلی حیثیت کو سمجھنے کے لیے اس امر کا ادراک لازم ہے کہ تہذیب تلافی کے نظام پر اپنی بنیاد رکھتی ہے۔ کمال، کامیابی یا برتری اسی تہذیب کا مقدر رہے جو ادنیٰ ترین درجوں کو قربان کر کے، ان پر زور کم کر کے اعلیٰ ترین عناصر میں فائق ہو۔

روح عصر کا تقاضا ہے کہ ایک نیا فکری نظام جنم لے جس کی جڑیں اسلام کی روایتی فکر میں پیوست ہوں اور جو حقیقی روح اسلام سے کسب نمو کرتی ہو۔ ایسا فکری نظام ابھی تشکیلی دور میں ہے۔ میرے دوست میاں انعام الرحمٰن کے